یزید اور روایت حدیث

ازقلم:

احمد رضا مغل

متخصص فی الحدیث

اسناد کی اہمیت کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ یہ جن افراد کے ناموں کو مجموعہ ہے۔ ان کے واسطے سے ہمیں احادیث، تفسیر اور شریعت کے دیگر مآخذ پہنچے ہیں۔ تو گویا آپ صلی للہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشادات، صحابہ، تابعین، اور علمائے امت کے تفسیری اقوال کی صحت و عدم صحت کا مدار سند پر ہوتا جس کا حاصل یہ ہے کہ دین سند پر موقوف ہے اسی لئے حضرت عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ "الاسناد من الدین" (مقدمة صحیح مسلم ج 1 ص 12) بہر حال اس شخص کی بدنصیبی کا اندازہ اس بات سے لگائیں جیسے ہمارے معاشرے کے بعض لوگوں مذہب اسلام کا رہنما قرار دیتے ہیں حالانکہ کہ وہ شخص اہل بیت اطہار رضوان اللہ علیہم اجمعین کا قاتل ہے جسے ہم یزید (علیه ما یستحق) کہتے ہیں اور یہ حدیث کے معاملے میں کوئی وقعت نہیں رکھتا یزید کی جتنی مذمت کی جائے کم ہے مزید یہ کہ

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ : لاینبغی ان یروی عنه

یزید سے روایت کرنا مناسب نہیں (لسان المیزان ج 6 ص 293)

امام ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: لیس بأهل أن يُروي عنه

یزید اس بات کا اھل ہی نہیں کہ اس سے روایت لی جائے (تقریب التهذيب رقم الترجمة 7777 ص 605)

امام ذھبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ: ليس بأهل للرواية فانه احد قتله الحسين (رضی الله عنه)

یزید روایت کا اہل ہی نہیں کیونکہ وہ قاتلین امام حسین (رضی اللہ عنہ) میں سے ایک (ميزان الاعتدال ج 3 ص 385)

امام خلال رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ: لايذكر عنه الحديث، و لاينبغي لاحد ان يكتب عنه حديثا

یزید سے حدیث ذکر نہیں کی جاتی اور نا ہی مناسب ہے کہ کوئی اس سے حدیث لکھے (السنة ج 5، ص 293)

رب العالمین ہمیں محبان اہلِ بیت میں اٹھائے اور لوگوں تک حق پہچانے کی توفیق عطاء فرمائے آمین

ازقلم:

احمدرضامغل

بتاریخ:

15 جولائی 2024 بمطابق 8 محرم الحرام 1446 بروز پیر بمقام عروس البلاد کراچی